میڈیا کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد طلبہ وطالبات سب سے زیادہ سوشل میڈیا کو استعمال کر سکتے ہیں جو کہ انتہائی سستا اور تیز ترین ذریعہ ابلاغ ہے۔ سوشل میڈیا ذرائع ابلاغ کی ایک نئی قسم ہے۔ موبائل اور انٹرنیٹ ٹیکنالوجی میں تیز رفتار ترقی کی بدولت پیغام رسانی انتہائی آسان ہو چکی ہے اور دنیا بھر میں ہونے والے کسی بھی واقعے کی خبر سیکنڈوں کے اندر آپ تک پہنچ سکتی ہے۔ ذرائع ابلاغ کی ان نئی اقسام نے معاشرے میں معلومات کی فراہمی کے حوالے سے پرنٹ، الیکٹرانک اور براڈ کاسٹ میڈیا کو کافی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ موبائل فون اب ہر شخص کی ضرورت بنتا جا رہا ہے۔ یہ ہر وقت آپ کے ساتھ ہوتا ہے اور اسی لیے تیز ترین رسائی کا ذریعہ ہے۔ ٹی وی یا ریڈیو تو تب ہی ابلاغ کا کام کر سکیں گے جب آپ ان کو چلائیں اسی طرح اخبار سے مستفید ہونے کے لیے بھی اس کو خریدنے اور پڑھنے کا مرحلہ آتا ہے۔

سوشل میڈیا کا دائرہ کار اس حوالے سے کافی وسیع ہے۔ یہ تو ہر وقت آپ کے ہاتھ میں موجود موبائل فون کے ذریعے معلومات فراہم کرتا ہے۔ جبکہ انٹرنیٹ کی سہولت بھی اب زیادہ تر موبائل فونز پر موجود ہے۔ سوشل میڈیا معلومات کی فراہمی میں دیگر ذرائع ابلاغ سے سبقت رکھتا ہے۔ جبکہ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اسے اپنی پسند کے مطابق استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک انتہائی طاقتور ہتھیار ہے جسے نادان ہاتھوں میں نہیں دیا جا سکتا۔ مدارس کے طلبہ کو پتہ ہونا چاہیے کہ ویڈیو کلپس کی کیا اہمیت ہے اور ان سے کیا کیا تبلیغی ودینی مقاصد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ خوبصورت تلاوت، نظم، رنگ ٹونز نصیحت آموز موبائل کلپس کو عام کر کے معاشرے میں مثبت اثرات مرتب کیے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح اچھے مطالعے والے اور بولنے کی صلاحیت رکھنے والے طلبہ کو چاہیے کہ وہ الیکٹرانک میڈیا اور براڈ کاسٹ میڈیا کی طرف توجہ دیں۔ آج کل تقریباً تمام شہروں میں مقامی ایف ایم ریڈیو سٹیشنز موجود ہیں۔ ان کے پروگرامز مقامی طور پر ہی تیار ہوتے ہیں۔ مدارس کے طلبہ ایف ایم ریڈیو کے لیے پروگرام تیار کر سکتے ہیں جسے لوگوں کی ایک بڑی تعداد سنے گی۔

اسی طرح سی ڈی چینلز کو بھی دعوتی مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مدارس کے اندر منعقد ہونے والے مباحثوں اور اہم مسائل پر علمائے کرام کی تقاریر کو سوشل میڈیا کے ذریعے عام کرنا چاہیے، تاکہ معاشرے کے دیگر طبقات کو علم ہو سکے کہ دینی طلبہ کے اندر کس قدر صلاحیت موجود ہے۔ ویب سائٹس پر فورم، بلاگس، سوشل نیٹ ورکنگ، ویب سائٹس غرض بے شمار سہولیات موجود ہیں کہ جن کو استعمال کر کے دعوت دین کو بڑے پیمانے پر لوگوں میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ ایسا صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب طلبہ کو یہ سب سکھایا جائے۔

پرنٹ میڈیا میں تو دینی مدارس کے طلبہ کے لیے بے شمار مواقع موجود ہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ مواد کو